[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 6.S.C.R

ازعدالت عظمی

پرکاش کے۔ اور دیگران

بنام

اسٹیٹ آف کرناٹک اور دیگران

30 ستمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

قانونی ملازمت

کرناٹک کے سروس کمیشن کے ذریعے اساتذہ کی بھرتی – پسماندہ طبقات اور معاشرے کے کمزور طبقوں کے لیے مخصوص کوٹے کے 50 فیصد سے زیادہ کی تقرری – بھرتی 17.11.1993 سے پہلے مکمل کی گئی اور 15.6.1995 پر چیلنج کیا گیا – منعقد ہوا، انتظامی ٹریبونل اپنے اس نتیجے پر درست تھا کہ اپیل گزاروں نے دیر سے ٹریبونل سے رابطہ کیا جب تمام تقرریاں کی گئی تھیں اور اساتذہ کام کر رہے تھے – جہاں تک خالی آسامیوں پر تقرری کا تعلق ہے، ٹریبونل نے نشاندہی کی ہے کہ جب تک کہ سروس کمیشن کے ذریعے اپیل گزاروں کی خوبیوں پر غور نہیں کیا جاتا اور منتخب امیدوار کو تقرری کے لیے کوئی ہدایت نہیں دی جا سکتی – ٹریبونل کے ذریعے لیا گیا بلاجواز نہیں کہا جا سکتا ہے جس بناء پر مداخلت کرنا پڑھتا ہے – اس کے علاوہ، یہ نظریہ آرٹیکل 14 کے فلسفے سے مطابقت رکھتا ہے۔

آئین ہند

آرٹیکل 14 اور 16(1) – پسماندہ طبقات اور کمزور طبقات کے امیدواروں کی بھرتی کو دیر سے چیلنج کیا گیا –

اندرا ساہنی بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1992] ضمیمہ 2 ایس سی آر 454 اور ناگراج اور دیگر بنام ڈائریکٹر جنرل اور انسپکٹر جنرل آف پولیس کرناٹک، بنگلور اور دیگر (1995) K.S.L.J. 541، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1996 کا 13112–13۔

کرناٹک ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے 27.2.96 کے فیصلے اور حکم سے، 1995 کے اے نمبر کے 3034– 35 میں

درخواست کنندگانوں کے لیے راما جوئس اور ایس این بھٹ

جواب دہندگان کے لیے ای سی ودیا ساگر اور کے آر نا گراج

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے فریقین کے لیے قابل مشورے سنے ہیں۔

یہ اپیلیں کرناٹک ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل کے 27 فروری 1996 کو او اے نمبر 3034–35 / 95 میں دیے گئے حکم سے پیدا ہوتی ہیں۔ اساتذہ کے عہدے کے لیے بھرتی 17 نومبر 1993 سے پہلے مکمل ہوئی تھی اور اساتذہ کی تقرری کی گئی تھی۔ جب اسے چیلنج کیا گیا تو ٹربیونل نے پایا کہ وہ پسماندہ طبقات اور معاشرے کے کمزور طبقوں کے لیے مخصوص کوٹے کے 50 فیصد سے زیادہ تھے۔ لیکن ٹربیونل نے اس بنیاد پر حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا کہ اپیل گزاروں نے دیر سے 15 جون 1995 کو ٹربیونل سے رجوع کیا جس وقت تک تمام تقرریاں ہو چکی تھیں اور اساتذہ کام کر رہے تھے۔ ٹربیونل نے اس طرح نشاندہی کی ہے :

" موجودہ درخواستیں 15.6.1995 پر دائر کی گئی تھیں۔ درخواست دہندگان ریاستی حکومت کی طرف سے کی جانے والی سرکاری دفاتر میں تقرریوں پر سوال اٹھاتے ہیں۔ ریاستی حکومت کی طرف سے تقرریوں کو کوئی بھی چیلنج جلد از جلد کیا جانا چاہیے۔ تقرریوں کو چیلنج کرنے والے کی طرف سے کوئی بھی رکاوٹ راحت سے انکار کرنے کی بنیاد ہے۔ اس دیر سے ہونے والے مرحلے پر تقرریوں سے پریشان ہونے سے انتظامی نظام کو بھی تقویت ملے گی اور یہ عوامی مفاد میں نہیں ہے کہ درخواستیں داخل کرنے سے کم از کم ایک سال اور چھ ماہ قبل کی گئی تقرریوں کو منسوخ کر دیا جائے۔

یہ سچ ہے کہ 50 فیصد سے زیادہ ریزرویشن غیر آئینی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بھرتی کا عمل کافی حد تک اس وقت تک ختم ہو چکا تھا جب عدالت عظمیٰ نے اندرا ساہنی کے معاملے میں اپنا فیصلہ سنایا تھا۔ اگرچہ سلیکٹ لسٹ بعد میں تیار کی گئی تھی، لیکن تمام منصفانہ طور پر ریاستی حکومت کو عدالت عظمیٰ کے فیصلے کی روشنی میں فہرست منتخب کو دوبارہ کرنا چاہیے تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس مرحلے پر ان تقرریوں کو غیر آئینی کی بنیاد پر کالعدم قرار دے سکتے ہیں۔ نجی جواب دہندگان پہلے ہی سروس میں شامل ہو چکے ہیں۔ عوامی مفاد کے لیے ضروری ہے کہ نجی جواب دہندگان کے ذریعے حاصل کردہ تجربہ عوام کے سامنے ضائع نہ ہو جائے۔ اس ٹربیونل کی طرف سے دی جانے والی راحت مکمل طور پر صوابدیدی ہے۔ اگرچہ مسٹر بھگوت کا دعوی ہے کہ درخواست گزاروں نے کارروائی بنائے نالش کی تاریخ کے ایک سال کے اندر اس ٹربیونل سے رجوع کیا ہے، لیکن یہ تکنیکی طور پر درست نہیں ہو سکتا۔ بنائے نالش اس وقت پیدا ہوا جب فہرست منتخب تیار کی گئی جسے وہ 17.11.1993 پر بھی غیر آئینی جانتے تھے۔ اس کے علاوہ، ہمارا پختہ خیال ہے کہ ایڈمنسٹریٹو ٹربیونلز

ایکٹ، 1985 کی دفعہ 19 کے تحت فراہم کردہ حد، ہماری صوابدید کا استعمال کرنے اور درخواست کو مسترد کرنے کی راہ میں نہیں آتی ہے، اگر درخواست میں رکاوٹیں آتی ہیں۔ یہ وہ نظریہ ہے جو ہم پہلے ہی ناگراج اور دیگر بنام ڈائریکٹر جنرل اور انسپکٹر جنرل آف پولیس ان کرناٹک، بنگلور اور دیگر، (1995) K.S.L.J.541 میں لے چکے ہیں۔ یہ ٹریبونل میکانکی طور پر کام نہیں کرسکتا اور صرف اس بنیاد پر راحت فراہم نہیں کرسکتا کہ کسی درخواست گزار نے بنائے نالش ایک سال کے اندر اس ٹریبونل سے رجوع کیا ہے اور اس نے انتظامیہ اور نجی فریقوں پر راحت کے حقائق اور اثرات کو نظر انداز کرتے ہوئے خوبیوں پر ایک اچھا مقدمہ بنایا ہے۔ یہ ٹریبونل اس تکلیف اور چوٹ کے لیے اپنی آنکھیں بند نہیں کرسکتا جس کے نتیجے میں نجی جواب دہندگان جو پہلے ہی سروس میں شامل ہو چکے ہیں۔"

اس نقطہ نظر میں، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ٹریبونل کی طرف سے لیا گیا نظریہ اس معاملے کے حقائق پر جائز نہیں ہے۔ اپیل گزاروں کے فاضل وکیل شری راما جوئس نے قابل کہ ابھی بھی کچھ آسامیاں ہیں اور مزید آسامیاں پیدا ہوئی ہیں اور ان عہدوں پر اپیل گزاروں کی تقرری کے لیے ہدایت دی جاسکتی ہے۔ ٹریبونل نے نشاندہی کی ہے کہ جب تک سروس کمیشن دیگر اہل امیدواروں اور منتخب امیدواروں کے مقابلے میں ان کی خوبیوں پر غور نہیں کرتا، ٹریبونل تقرری کے لیے ایسی کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ ہم نے پایا کہ ٹریبونل کے ذریعے لیا گیا نظریہ بھی بلا جواز وارنٹنگ مداخلت نہیں کہا جاسکتا۔ دوسری طرف، یہ نظریہ آئین کے آرٹیکل 14 اور 16(1) کے فلسفے سے مطابقت رکھتا ہے۔

اس کے مطابق اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔ کوئی اخراجات نہیں۔

آر۔ پی۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document